فتوی نمبر:[٦٢] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[٢٠٢١/٠٧/١٦]

سوال

دیور، جیٹھ، بہنوئی، خالو وغیرہ قریبی رشتہ داروں سے پردے کا کیا حکم ہے؟

جواب

الحمدلله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

- سب سے پہلے یہ نکتہ یاد رکھیں، کہ ایک ہے پردے کی حکمت و مصلحت اور فائدہ، اور دوسرا ہے اس کی علت یعنی وجہ و سبب۔ پردے کی حکمت تو یہ ہے کہ معاشرے کو برائیوں سے پاک رکھا جائے، جبکہ پردے کی علت و سبب ہے کسی کا غیر محرم ہونا۔ حکم کے ہونے نہ ہونے کا تعلق حکمت و مصلحت کی بجائے علت کے متعلق ہوتا ہے، لہذا جہاں جہاں پردے کی علت اور سبب پایا جائے گا، پردہ کرنا ضروری ہے، ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ فلاں جگہ پر بے حیائی یا برائی کا خطرہ نہیں، لہذا پردہ کرنے کی ضرورت نہیں۔
- اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ پردے کا مدار دل کے جذبات پر نہیں ہے کہ اگر کسی کے متعلق پاکیزہ جذبات ہیں، تو اس سے پردہ نہیں ہے۔ دیکھئے ازواجِ مطہرات یعنی امت کی مائیں، صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے دلوں میں ان کے متعلق پاکیزہ جذبات تھے، اس کے باوجود کائنات کی پاکیزہ ترین عورتوں نے کائنات کے پاکیزہ ترین مردوں سے پردہ کیا۔
- اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بتا دیا ہے کہ کون محرم ہے جس سے پردہ نہیں، اور کون غیر محرم ہے جس سے پردہ ضروری ہے۔ سورۃ النور کی آیت ٣١ اور سورۃ الاحزاب کی آیت ٥٥ میں باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، خاوند، سسر، خاوند کا بیٹا، نابالغ بچے کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے کہ ان سے عورت کے لیے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

یادرہے! یہاں بھائیوں بھانجوں اور بھتیجوں کے حکم میں وہ سب رشتہ دار بھی آجاتے ہیں جو ایک عورت کے لیے حرام ہوں، خواہ وہ نسبی رشتہ دار ہوں یا رضاعی۔ اس فہرست میں چچا اور ماموں کا ذکر اس لیے نہیں کیا گیا کہ بھانجوں اور بھتیجوں کا ذکر آجانے کے بعد ان کے ذکر کی حاجت نہیں ہے کیونکہ بھانجے، بھتیجے اور چچا، ماموں سے پردہ نہ ہونے کی وجہ ایک ہی ہے۔(دیکھیں: تفسیر آلوسی:۱۱/ ۲۵۱)

- اس کے علاوہ جتنے افراد ہیں، ان سے عورت کو پردہ کرنا ضروری ہے، جیسا کہ دیور، جیٹھ، بہنوئی، کزن، خالو، وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار! عورتوں کے پاس تنہائی میں مت جاؤ، انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حمو (دیور اور جیٹھ وغیرہ) کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ": یہ تو موت ہے۔(صحیح بخاری:۵۲۳۲)

واضح رہے کہ "حمو" سے مراد صرف خاوند کا بھائی 'دیور' ہی نہیں بلکہ مطلق طور پر خاوند کے رشتہ دار مراد ہیں، یعنی اس کے آباؤ و اجداد اور اولاد کے علاوہ دوسرے رشتہ دار ہیں مثلاً بھائی، چچا، بھتیجے اور چچا کے بیٹے (کزن) وغیرہ، یہ سب عورت کے لئے اجنبی ہیں، عورت کو ان سے پردہ کرنا چاہیے۔

- پردہ والی آیت کے ضمن میں ارشادِ ربانی ہے: {وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا} [النور:۳۱] 'خواتین اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے خود ظاہر ہو جائے'۔

بعض لوگ اس آیت سے پردہ میں سستی کا جواز کشید کرتے ہیں، حالانکہ اس آیت کا مفہوم بالکل صاف ہے کہ یہ پردے کے متعلق ایک امتناعی اور استثنائی حکم ہے، یعنی عورتوں کو خود اپنی آرائش وزیبائش کی نمائش نہیں کرنا چاہیے، البتہ جو خود بخود ظاہر ہو جائے، مثلا: ہوا سے چادر اڑ جائے، یا پھر ویسے پردے کے اندر سے یعنی کپڑوں سے ہی زیب وزینت کا اظہار ہو، جسے چھپانا ممکن نہ ہو، تو ایسی صورت میں کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ البتہ عورت کو اپنی طرف سے اخفائے زینت کی کوشش کرنی چاہیے، لیکن ظاہر ہے عورتیں جن کپڑوں میں اپنی زینت کی کو چھپائیں گی وہ تو بہر حال ظاہر ہی ہوں گے، ان کا قدو قامت ڈیل ڈول اور جسمانی تناسب تو ان میں محسوس ہو گا، لہذا

تمام تحفظات کے باوجود اگر کوئی کمینہ نظر بد سے باز نہیں آتا تو وہ اپنی بد نیتی کی سزا خود بھگتے گا، عورت اس سے بری ہے۔ لیکن اس سے یہ مراد لینا کسی طور درست نہیں کہ عورت جان بوجھ کر پردے میں تساہل کرے، یا پھر دیور، جیٹھ، بہنوئی، کزن وغیرہ رشتہ داروں کی موجودگی میں پردے میں سستی کرے، جیساکہ بعض لوگوں کا رجحان ہے۔

- بعض لوگ دیور، جیٹھ، کزن، بہنوئی، خالو وغیرہ قریبی رشتہ داروں کے متعلق یہ خیال رکھتے ہیں کہ چونکہ یہ گھر میں ایک فرد کی طرح ہوتے ہیں، لہذا پردہ کرنا مشکل ہے، اس لیے ان سے بے پردگی میں گنجائش ہونی چاہیے۔ حالانکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسی صورت میں احتیاط کی زیادہ ضرورت ہے، کیونکہ یہاں فتنے میں مبتلا ہونے کا خطرہ واندیشہ نسبتا زیادہ ہے، اس لئے کہ ایسے لوگوں کے لیے عورت کے پاس جانا اور اس سے خلوت کرنا قدرے آسانی کے ساتھ ممکن ہے، کیونکہ گھر میں ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی انکار بھی نہیں کر سکتا، اس کے مقابلے میں اجنبی آدمی کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا کیونکہ وہ گھر میں بلا اجازت نہیں آسکتا۔

ہمارے مشاہدہ کے مطابق کچھ قریبی غیر محرم رشتہ دار ایسے ہوتے ہیں جو عورت کی چادر اور چار دیواری کا تحفظ نہیں کرتے، بلکہ اس کو تار تار کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں، اور یہ ان کی صحیح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، لہذا عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی عزت وناموس کے تحفظ کے پیش نظر ایسے رشتہ داروں کے ساتھ بے تکلف ہونے سے اجتناب کرے اور اپنے پردے کو کسی صورت میں قربان نہ کرے۔ اور خاوند اور دیگر عزیز واقارب کو بھی بچی کے پردہ کی حمایت اور تحفظ کرنا چاہیے، اس کے لیے پردہ کو آسان سے آسان بنانے کی کوشش کرنی چاہیے، نہ کہ اس کو ہدفِ تنقید بنا کر، طعنے دے دے کر اس کے جذبہ دینداری کو کچلنا چاہیے۔ اللہ تعالی ہم سب کی اصلاح فرمائے۔

- بعض لوگ حضرتِ امِ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آتے جاتے رہتے تھے، جبکہ اس بات کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے محرم کا رشتہ تھا، چنانچہ امام ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کسی مسلمان کے ہاں ذرہ بھی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام رضی اللہ عنہا کے محرم تھے'۔[التمہید:۱/۲۲۶]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اتَّفَقَ الْعُلَمَاء عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ مَحْرَمًا لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".[شرح صحیح مسلم:۱۳/۵۷]

علمائے کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ ام حرام رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محرمات میں سے تھیں۔

مزید فرماتے ہیں:

'ام حرام ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہما کی بہن ہے اور دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی یا نسبی خالہ ہیں، اس لہذا محرم ہونے کی وجہ سے، ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت حلال ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے، ورنہ آپ سوائے اپنی زوجات کے کسی اور عورت کے پاس نہیں جاتے تھے'۔[شرح صحیح مسلم:۱۰/۱۶]

لہذا پہلی بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام رضی اللہ عنہا کے لیے غیر محرم تھی ہی نہیں، اور اگر ہوں بھی تو یہ آپ کا خاصہ شمار ہو گا، کیونکہ آپ کے علاوہ دیگر کسی صحابی سے تو دور کی بات، خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کے علاوہ) یہ طرزِ عمل ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبی سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الروف بن عبد الحنان حفظہ اللہ